تیل کی بوندیں ٹپکتی نہیں بالوں سے رضا
صبح عارض پہ لٹاتے ہیں تمہارے گیسو
موئے مبارک
کی شان و عظمت
بزرگانِ دین کی نظر میں
تالیف: ابنِ شریف عرفان احمد عطّاری المدَنی
باہتمام: سلمان بھائی (امریکہ)
ناشر: الحسنین پبلشر جھنگ (سٹی)
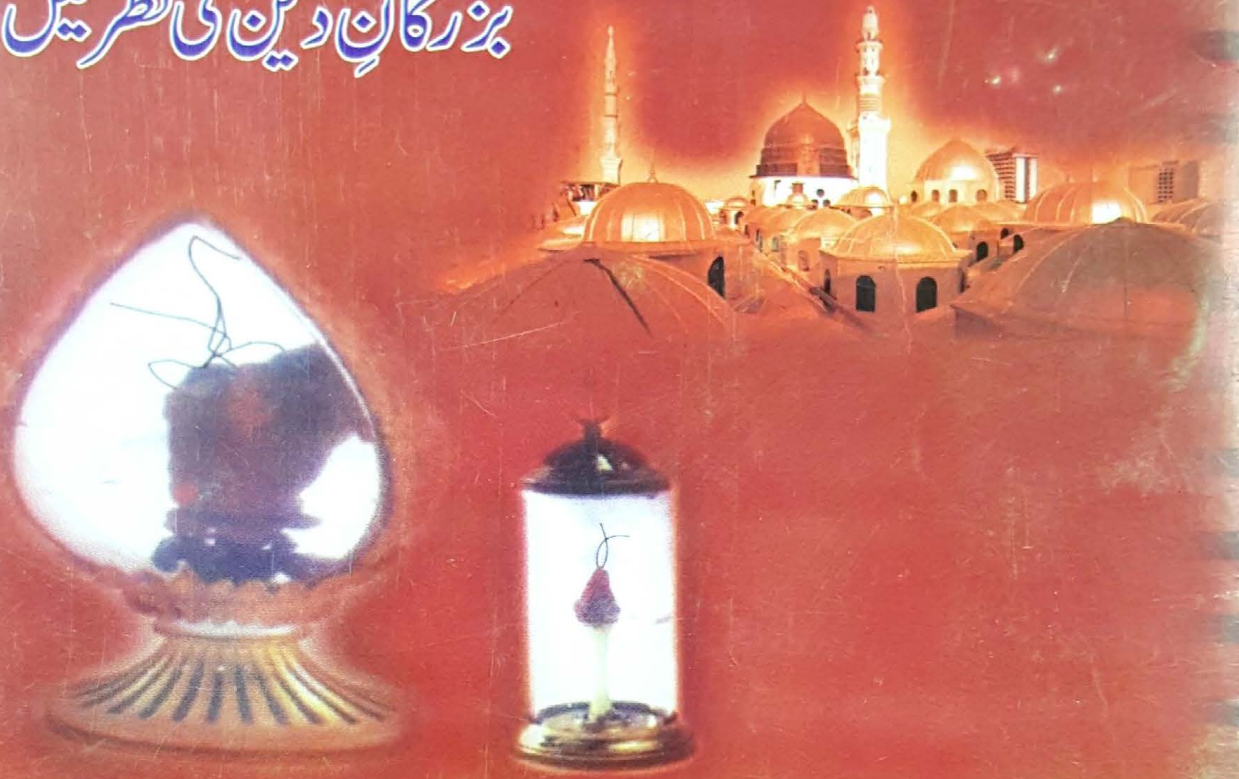
تیل کی بوندیں ٹپکتی نہیں بالوں سے رضا
صبح عارض پہ لٹاتے ہیں تمہارے گیسو

تالیف:

ابنِ شریف عرفان احمد عطاری المدنی

با اہتمام:

سلمان بھائی (امریکہ)

ناشر:

الحسنین پبلشر جھنگ (سٹی)

نام کتاب : موئے مبارک کی شان و عظمت
(بزرگانِ دین کی نظر میں)

مؤلف : ابن شریف عرفان احمد عطاری المدنی

ناشر : الحسنین ببلشرز جھنگ سٹی

پرنٹنگ : شان پرنٹنگ پریس (حیدرآباد)

ناشر:

الحسنین پبلشر جھنگ (سٹی)

Mob:0300-6504263

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد فاعوذ باللہ من الشطین الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

الحمد اللہ یہ رسالہ مختلف مقاموں سے پڑھنے کا شرف حاصل ہوا اور دیکھنے سے دل بہار ہوگیا۔ جیسا نام ہے ویسی ہی کتاب ہے اس رسالہ کو حضرت علامہ فاضل نوجوان ابن شریف عرفان احمد عطاری المدنی نے تنصیف کیا ہے یقیناً تمام اسلامی بھائیوں کے لئے رہبر اور رہنما بنے گا اور مصنف کے قلم کو (اللہ تعالیٰ) توفیق عطا فرمائے۔ تا حیات دین پر ایسی بے مثال تحریری لکھتے رہیں۔

آمین

عبدہ محمد یامین جمالی ٹھٹہ

خطیب جامع مسجد المدینہ بگھار موری

امام مسجد ضلع کونسل مکلی ٹھٹہ

فاضل دارالعلوم مجددیہ عثمانیہ مکلی ٹھٹھہ

12-4-2007

انتساب

میں اس رسالے کو اپنے دادا جان مرحوم اور دادی جان مرحومہ اور خصوصاً ہمارے دوست **سلمان بھائی** کے والد محترم محبوب عطّاری مرحوم کے نام کرتا ہوں اللہ تعالیٰ ان کو پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑوس میں جگہ عطا فرمائے (آمین)

۱۵-۰۳-۱۴۲۸ھ

ابنِ شریف عرفان احمد عطّاری المدنی

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین
اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیارے آقا دو جہاں کے داتا ﷺ سے نسبت رکھنے والی ہر چیز آپ ﷺ کے تبرکات کی صحابہ کرام و تابعین (رضی اللہ تعالی عنہم) تعظیم و تکریم کیا کرتے تھے۔ اور آپ ﷺ سے منسوب ہر چیز کے احترام کو وہ آپ ﷺ ہی کی تعظیم کا حصہ سمجھتے تھے۔

قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

ومن اعظامه واكباره اعظام جميع اسبابه واكرام مشاهده وامكنته من مكته والمدنيه ومعاهده ومالمسه ﷺ اوعرف به۔

(ص ٤٤ جلد ٢ شفاء قاضی عیاض مطبوعه بمبی)

نبی اکرم ﷺ کے آثار و تبرکات جن کا آپ ﷺ کے جسد اطہر سے یا کسی بھی طرح کا کوئی تعلق و نسبت آپ ﷺ سے ہو اس کی تعظیم و تکریم مسلمانوں کے لئے ضروری ہے اور اسی پر اسلاف کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا تعامل ہے

پیارے آقا ﷺ کی عزت و توقیر اور تعظیم و تکریم عین عبادت ہے آپ ﷺ کی شان میں معمولی سی بے ادبی و گستاخی کفر ہے اسی طرح آپ ﷺ سے نسبت رکھنے والی ہر چیز پر تعظیم و تکریم ضروری ہے

حضرت اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہے جو سرکار مدینہ ﷺ کے ایک موئے مبارک کی توہین کی میں اسے کافر سمجھو گا۔

اسی طرح حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے دیکھا پیارے آقا ﷺ اپنا ایک موئے مبارک ہاتھ میں لئے ہوئے ہیں اور فرما رہے ہیں جس نے میرے ایک بال کی توہین کی اس پر جنت حرام ہے

(جامع صغیر ص ۴۵ (کنز العمال) ص ۲۷۶ ج ۲)

صحابہ کرام علیہم الرضوان پیارے آقا ﷺ سے نسبت رکھنے والے ہر چیز سے والہانہ محبت اور ان کی تعظیم و تکریم کیا کرتے تھے۔

تعظیم کا نرالا انداز

(حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت)

جنگ یرموک میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقابلہ نسطور پہلوان

سے ہوا۔ دونوں کا دیر تک سخت مقابلہ ہوتا رہا حتی کہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ کا
گھوڑا ٹھوکر کھا کر گر گیا اور حضرت خالد رضی اللہ تعالی عنہ اس کے سر پر آ گئے
ٹوپی زمین پر جا پڑی نسطور کافر موقع پا کر آپ کی پشت پر آ گیا۔ اس وقت
حضرت خالد رضی اللہ عنہ پکار پکار کر اپنے رفقاء سے فرما رہے تھے کہ میری
ٹوپی مجھے دو! خدا تم پر رحم کرے ایک شخص جو آپ کی قوم بنی مخزوم میں سے تھا
وہ دوڑ کر آیا اور ٹوپی آپکو دی آپ نے اسے پہن لیا اور نسطور کا مقابلہ کیا
یہاں تک کہ آپ نے اس کو قتل کر دیا۔ لوگوں نے اس واقعے کے بعد آپ
سے پوچھا کہ دشمن تو پشت پر آ پہنچا تھا اور آپ ٹوپی کی فکر کر رہے تھے حلانکہ
ٹوپی اتنی قیمتی تو نہ تھی۔ تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس ٹوپی میں
حضور سید عالم نور مجسم ﷺ کے پیشانی مبارک کے بال مبارک ہیں جو
مجھے اپنی جان سے زیادہ محبوب ہے عمر بھر ہر جنگ میں ان مبارک بالوں کی
برکت سے فتح نصرت حاصل ہوتی رہی۔ اس لیے میں بے قراری سے اپنی
ٹوپی کی طلب میں تھا کہ کہیں ان کی برکت سے محروم نہ ہو جاوں اور یہ ٹوپی
کسی کافر کے ہاتھ نہ لگ جائے (جو ان مبارک بالوں کو بے حرمتی کرے)

﴿واقدی شفا شریف ص ۴۴۔ ۲ عمدۃ القاری شرح بخاری ص ۷،۳۷،۳﴾

حضور ﷺ کی تعظیم و توقیر فرض عین ہے بلکہ تمام فرائض کی اصل ہے اور آپ
کی ادنیٰ توہین یا تکذیب کفر ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

**انا ارسلنك شاهد ا ومبشرا و نذير التومنو
باالله ورسوله و تعزروه توقروه و تسبحوه
بكرة و اصيلا**

(سورۃ الفتح آیت نمبر ۹، ۸ پ ۲۶ ع ۹)

﴿(اے نبی ﷺ) بے شک ہم نے آپ کو بھیجا شاہد و مبشر اور
نذیر بنا کرتا کہ (اے لوگو) تم اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لاؤ اور
رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بولو۔﴾

حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہے کہ
حضور پرنور ﷺ نے فرمایا:

**لایومن احد کم حتی اکون احب الیه من والده
و ولده والناس اجمعین**

﴿بخاری شریف جلد ۱ ص ۷﴾

ترجمہ: ﴿تم میں کوئی مومن نہ ہوگا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کی ماں باپ اولاد اور سب آدمیوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں﴾

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے قرآن و حدیث کا نور براہ راست نور والے آقا ﷺ سے حاصل کیا انہیں اس بات کا علم تھا کہ اپنی جان کی حفاظت ضروری ہے لیکن انہوں نے اپنی جان سے بڑھ کر نسبت رسول ﷺ (موئے مبارک) کے اداب کا خیال رکھا کیوں کہ انہوں نے اسلام کی روح (تعظیم ادب) کو جسم کے روئے روئے میں بسا لیا تھا اسی لئے کامیابی ان کی مقدر تھی۔

﴿حضرت سیدنا عثمان بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔﴾

کہ میری بیوی نے مجھ کو ایک پیالہ دے کرام المومنین حضرت ام سلمیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا کیونکہ میری بیوی کی یہ عادت تھی کہ جب کسی کو نظر لگتی یا بیمار ہو جاتا تو وہ برتن میں پانی ڈال کر حضرت ام سلمہ کے پاس بھیج دیا کرتی تھی اس لئے ان کے پاس حضور ﷺ کا موئے مبارک تھا جو چاندی کی نلی میں رکھا ہوا تھا تو وہ اس کو نکالتی اور پانی میں ڈال کر ہلا دیتی اور مریض وہ پانی پی لیتا اور جس سے اس کو شفا ملتی۔ (بخاری مشکوٰۃ ص (۳۹۱)

صحابہ کرام علیہم الرضوان آقا ﷺ سے کتنی محبت تھی آپ گزشتہ حدیث پاک سے اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ صحابہ کرام کا عقیدہ تھا کہ مشکلات سے نجات، بیماری سے شفاء یابی کے لئے نسبت رسول ﷺ (موئے مبارک) سے فیض یاب ہوتے تھے۔

﴿حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وصیت﴾

حضرت ثابت بنانی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہے کہ حضور ﷺ کے خادم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے بالوں میں سے ایک بال ہے۔ جب میں مر جاؤں تو اس کو میری زبان کے نیچے رکھ دینا۔ چنانچہ حسب وصیت ان کی زبان کے نیچے رکھ دیا اور اس حالت میں وہ دفن کیے گئے۔ ﴿بحوالہ: اصابہ ص ۷۱ جلد ۱﴾

حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے سرکار مدینہ ﷺ کے کچھ موئے مبارک اور ناخن مبارک منگوائے اور وصیت کی کہ یہ میرے کفن میں رکھ دینا۔

﴿مدارج النبوت: طبقات ابن سعد۔ جلد ۵﴾

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی پاس سرکار دو عالم ﷺ کے چند موئے مبارک اور ناخن مبارک تھے انہوں نے آخری وقت نصیحت کی کہ سرکار مدینہ ﷺ کے موئے مبارک اور ناخن شریف میرے منہ اور آنکھوں میں رکھ دینا پھر اللہ تبارک وتعالی کی رحمت میں چھوڑ دینا۔

﴿مرقاۃ﴾

مولانا نور الدین عبد الرحمٰن جامی رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں

کہ پیارے آقا ﷺ نے مقامِ حدیبیہ میں سر منڈا کر سارے بال ایک سبز و شاداب درخت پر رکھوا دیئے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان اس درخت کے نیچے جمع ہو گئے اور موئے مبارک کو چننے اور ایک دوسرے سے چھیننے لگ گئے حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے بھی چند موئے مبارک حاصل کر لیے۔

پیارے آقا ﷺ کے ظاہری وصال کے بعد جب کوئی بیمار ہوتا تو میں ان بال مبارک کو پانی میں ڈال کر مریض کو پلا دیتیں۔ تو اللہ تبارک وتعالی اسے شفاء اور صحت عطا فرماتا۔

﴿ص ۱۴۸ اشواہد انبواۃ﴾

﴿حضرتِ محمد بن سرین تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ﴾

سے روایت ہے میں نے حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ ہمارے پاس نبی اکرم ﷺ کے موئے مبارک ہیں جو انس بن مالک یا ان کے گھر والوں کے ذریعے ہمیں حاصل ہوئے ہیں۔ حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا کہ میرے پاس حضور اکرم ﷺ کا ایک موئے مبارک ہونا دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہے۔

﴿بخاری شریف کتاب الوضو جلد نمبر ۱ ص نمبر ۲۹﴾

﴿حضرت سیدی داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا﴾

کہ حضرت ابو العباس مہدی سیاری مرو کے کھاتے پیتے گھرانے کے چشم چراغ تھے باپ کے فوت ہونے پر آپ کو وراثت میں بہت زیادہ دولت ملی تھی آپ کو پتہ چلا کہ فلاں کے پاس رحمت عالم نور مجسم ﷺ کے دو موئے مبارک ہیں آپ نے وہ خرید لیئے۔ ان موئے مبارک کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو توبہ کی توفیق عطا کی اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنا ولی بنا لیا۔ پھر آپ نے یعنی خواجہ مہدی سیاری نے حضرت خواجہ ابو بکر واسطی رحمتہ اللہ علیہ کے

ہاتھوں پر بیعت کرلی اوراُن کی خدمت میں رہ کروہ مقام پایا کہ اولیائے کرام
کے ایک گروہ کے امام بن گئے پھر آپ کے وصال کا وقت آیا تو آپ نے
وصیت کی یہ دونوں موئے مبارک میرے منہ میں رکھ دیئے جائیں چنانچہ ایسا ہی
کیا گیا اوران کا مزار مبارک مرو میں مشہور ہیں۔لوگ وہاں جاکراپنی حاجتیں
لے کرجاتے ہیں اوروہاں جاکراپنی حاجتیں طلب کرتے ہیں اوران کی حاجتیں
پوری ہوتی ہیں اور یہ مجرب ہے۔﴿کشف المحجوب ص ۱۴۳﴾

﴿خواب میں موئے مبارک عطا کیے﴾

حضرت شاہ ولی اللہ محدیث دہلوی اپنے والد ماجد کی بیماری اورحصول
موئے مبارک کاایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ایک بار مجھے بخار
نے آلیا اور بیماری نے طول پکڑا یہاں تک کہ زندگی سے نا اُمید ہوگیا اسی
دوران مجھ پرغنودگی طاری ہوگئی تو میں نے دیکھا کہ حضرت شیخ عبدالعزیز
سامنے موجود ہیں اورفرمارہے ہیں کہ بیٹے حضرت محمد ﷺ تیری بیمار پرسی کے
لیے تشریف لارہے ہیں اور شاید تیری پائنتی کی طرف سے تشریف لائیں اس
لیے چارپائی کواس طرح رکھنا چاہیے کہ حضور ﷺ کی طرف تمہارے پاؤں نہ
ہوں۔یہ سن کر مجھے افاقہ ہوا قوت گویائی نہیں تھی۔حاضرین نے میرے
اشارے پر چارپائی کا رُخ پھیر دیا اس وقت پیارے آقا ﷺ تشریف فرما

ہوئے اورفرمایا کہ ''کیف حالك یا بنی (اے میرے بیٹے کیسے
ہو)اس کلام کی لذت اس طرح غالب ہوئی کہ مجھ پر آہ بکاہ وجدواضطراب کی
عجیب وغریب کیفیت طاری ہوگئی۔پیارے آقا ﷺ نے مجھے اس انداز سے
اپنے پہلو میں کیا کہ آپکی داڑھی مبارک میرے سر پر تھی اور آپ کا جبہ مبارک
میرآنکھوں سے تر ہوگیا۔پھرآہستہ آہستہ وجدواضطرب کی کفیت حالت سکوں
میں بدل گئی۔اس وقت میرے دل میں آیا کہ مدت سے موئے مبارک کی
حصول کی آرزو رکھتا ہوں۔کیا ہی کرم ہو کہ اس وقت تبرک عنایت فرمائیں۔
میرے اس خیال سے آپ ﷺ مطلع ہوئے اورداڑھی مبارک پر ہاتھ رکھ کر
دومقدس بال میرے ہاتھ پرآپ نے رکھ دیئے پھرمیرے دل میں یہ آیا کہ یہ
دونوں مقدس بال عالم بیداری میں بھی میرے پاس رہیں گے یانہیں؟اس کھٹکے
پر مطلع ہوکرآپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ دونوں بال عالم ہوش و بیداری میں بھی
باقی رہیں گے اس کے بعد آپ ﷺ نے صحت کُلی اورطویل عمر کی خوشخبری سنائی
اسی وقت مرض سے افاقہ ہوگیا۔میں نے چراغ منگوایا وہ دونوں مقدس بال
اپنے ہاتھ میں نہ پائے تو میں غمگین ہوکر بارگاہ عالی کی طرف متوجہ ہوا اور
پیارے آقا ﷺ مثالی صورت میں جلوہ فرما ہوئے اورفرمایا۔اے بیٹے عقل
وہوش سے کام لووہ دونوں بال احتیاطاً تیرے سرہانے کے نیچے رکھ دئے تھے
وہاں سے لے لو۔افاقہ ہوتے ہی وہ دنوں بال وہاں سے اٹھائے تعظیم وتکریم

سے ایک جگہ محفوظ کر کے رکھ دیئے تھے اس کے بعد دفعتہً بخار ٹوٹا۔ اور انتہائی ضعف ونقاہت طاری ہوئی سر سے اشارہ کرتا رہا کچھ دیر بعد اصل طاقت بحال ہوئی اور صحت کلی نصیب ہوئی۔

اس سلسلے میں یہ کلمات بھی فرمائے تھے کہ ان دو بالوں کے خواص میں ایک یہ بھی ہے کہ آپس میں اکھٹے رہتے ہیں مگر جب دُرود پڑھا جائے تو جدا جدا کھڑے ہو جاتے ہیں۔

دوسرے یہ کہ ایک مرتبہ تاثیر تبرکات کے منکروں میں سے تین آدمیوں نے امتحان لینا چاہا۔ میں اس کی بے ادبی پر راضی نہ ہوا مگر جب بحث مباحثہ طویل ہوا تو کچھ عزیز ان مقدس بالوں کو سورج کے سامنے لے گئے اس وقت بادل کا ٹکڑا ظاہر ہوا حالانکہ سورج بہت گرم تھا اور بادلوں کا موسم بھی نہ تھا یہ واقعہ دیکھ کر منکروں میں سے ایک نے توبہ کی اور دوسرے نے کہا کہ یہ اتفاقی امر ہے عزیز دوسری مرتبہ لئے گئے اسی وقت بادل کا ٹکڑا ظاہر ہوا اس پر دوسرے منکر نے بھی توبہ کیا مگر تیسرے نے کہا کہ یہ اتفاقی بات ہے یہ سن کر تیسری بار موئے مبارک کو سورج کے سامنے لئے گئے سہ بار بادل کا ٹکڑا ظاہر ہوا اور تیسرا بھی توبہ کرنے والوں میں شامل ہو گیا۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ ایک بار موئے مبارک زیارت کے لئے باہر لے آئے بہت بڑا مجمع تھا ہر چند صندوق مبارک کا تالا کھولنے کی کوشش کی گئی لیکن نہ کھولا میں آپنے دل کی طرف متوجہ ہوا تو معلوم ہوا

کہ فلاں آدمی ناپاک ہے جس کی ناپاکی کی شامت کے سبب یہ نعمت میسر نہیں ہو رہی ہے عیب پوشی کرتے ہوئے میں نے ان سب کو تجدید طہارت کے لیے حکم دیا۔ وہ ناپاک آدمی بھی مجمع سے چلا گیا۔ اور اس وقت بڑی آسانی سے تالا کھولا گیا۔ اور ہم سب نے زیارت کی۔

حضرت والد ماجد نے آخری عمر میں جب تبرکات تقسیم فرمائے تو ان دونوں بالوں میں سے ایک کاتب الحروف کو عنایت فرمایا جس پر اللہ تبارک تعالی کا شکر ہے۔

﴿ص ۱۰۴۔۱۰۵۔ انفاس العارفین، تالیف: حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی﴾

اور اسی واقعہ کو اختصار کے ساتھ حضرت شاہ ولی اللہ نے اپنی دوسری کتاب میں اسطرح تحریر کرتے ہیں

مجھے میرے والد نے بتلایا ہے کہ انہیں بیماری کی حالت میں نبی اکرم ﷺ کی زیارت کا خواب میں شرف حاصل ہوا اور آپ نے ارشاد فرمایا۔

اے میرے بیٹے تیرا کیا حال ہے؟ پھر نبی اکرم ﷺ نے انہیں بیماری سے شفایابی کی خوشخبری دی اور اپنی داڑھی مبارک کے دو بال عنایت فرمائے جس کے بعد وہ فوراً صحت یاب ہو گئے۔ اور دونوں موئے مبارک بیداری کے بعد بھی ان کے پاس موجود تھے۔ والد نے ان میں سے ایک بال مجھے عنایت فرمایا جو اس وقت بھی میرے پاس ہے۔

(الحدیث خامس عشر۔ الدر الثمین فی مبشرات النبی الامین شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

ایک عاشقِ رسول ﷺ کا واقعہ

بلخ میں ایک امیر کبیر سوداگر تھا اس کے دولڑکے تھے اس خوش نصیب کے پاس دنیاوی دولت کے علاوہ ایک نعمتِ عظمیٰ یہ بھی تھی کہ اس کے پاس سرکارِ مدینہ ﷺ کے تین موئے مبارک تھے جب وہ خوش نصیب کا انتقال ہوا تو اس کے بیٹوں نے باپ کی جائیداد آپس میں تقسیم کرلی جب موئے مبارک کی باری آئی تو بڑے لڑکے نے ایک موئے مبارک خود لے لیا دوسرا موئے مبارک چھوٹے بھائی کو دے دیا اور تیسرے موئے مبارک کی متعلق بڑے بھائی نے کہا کہ ہم اس کو آدھا آدھا کرلیں چھوٹے بھائی نے کہا اللہ عزوجل کی قسم میں ایسا نہیں ہونے دونگا کون ہے جو رسولِ اکرم ﷺ کے بال مبارک کو توڑے بڑے بھائی نے جب چھوٹے بھائی کی عقیدت ومحبت اور ایمانی تقاضہ دیکھا تو بولا اگر تجھے موئے مبارک سے اتنی محبت ہے تو یوں کر یہ تینوں موئے مبارک تو لے لیں اور باپ کی جائیداد کا اپنا حصہ مجھے دے دے چھوٹا بھائی یہ سُن کر جھوم اُٹھا اور کہا واہ رے قسمت مجھے اور کیا چاہیئے (عشقِ رسول والا ہی اسکی عظمت وقدر جانتا ہے) چنانچہ بڑے بھائی نے دُنیا کی دولت لے لی اور چھوٹے بھائی تینوں موئے مبارک لے لیئے اور انہیں بڑے ادب واحترام

سے رکھ لیا جب شوقِ محبت غالب ہوتا تو موئے مبارک کی زیارت کرتا اور دُرود پاک پڑھتا اور پھر اس بے نیاز جلّ جلالہ عزوجل کی بے نیازی دیکھو کہ اس بڑے بھائی کا مال چند دنوں میں ختم ہوگیا اور وہ فقیر وکنگال ہوگیا اِدھر چھوٹے بھائی کے مال میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے برکت دی اور وہ امیر ترین ہوگیا جب وہ حبیب خدا ﷺ کا عاشق یعنی چھوٹا بھائی فوت ہوا تو کسی بزرگ نے رات خواب میں پیارے آقا ﷺ کی زیارت کی اور چھوٹے بھائی کو بھی پیارے آقا ﷺ کے ساتھ دیکھا سرکارِ مدینہ ﷺ نے فرمایا کہ اے میرے اُمّتی تو لوگوں میں اعلان کردے کہ جس کو کوئی حاجت کوئی مشکل درپیش ہو تو اس کی قبر پر حاضر ہو کر اللہ عزوجل سے سوال کریں وہ بزرگ بیدار ہو کر اعلان کردیا تو اس عاشقِ رسول ﷺ کی قبر کو ایسی مقبولیت نصیب ہوئی کہ لوگ دھڑا دھڑ حاضر ہونے لگے یہاں تک کہ اگر کوئی سُوار ہو کر اُس مزار کے پاس سے گزرتا تو برائے ادب سواری سے اُتر جاتا اور پیدل چلتا۔

حوالہ القول البدیع ص ۱۲۸

الحمد اللہ عزوجل اتنی صدیاں گزر جانے کے بعد پیارے آقا ﷺ کے موئے مبارک بڑھتے رہتے ہیں اور کئی بار نورانی شاخیں علیحدہ

۔اور ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو طلب کر کے انہیں موئے مبارک عنایت فرمایا۔ پھر حجام کو حکم دیا کہ وہ آپ کے سر مبارک کا بایاں حصہ مونڈے۔ تو اس نے سر مونڈا اور آپ نے موئے مبارک ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عنایت فرمایا۔ اور حکم عطا فرمایا کہ اسے لوگوں کے درمیان تقسیم کردو۔

﴿صحیح مسلم جلد اول ص ۱۴۲﴾

شارح صحیح مسلم ابوذکریا محی الدین یحییٰ بن شرف المعروف امام نوی (ولادت ۶۳۱ھ وصال ۶۷۶ھ) حدیث مذکور الصدر کے فوائد بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں

ومنها التبرك بشعره صلی اللہ علیہ وسلم واقتناء ه للتبرك

(حاشیه صحیح مسلم)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ کے موئے مبارک سے برکت حاصل کی جاتی ہے اور حصول برکت کے لیے موئے مبارک کو چن کر اسے محفوظ رکھنا باعث برکت ہے۔

پھر امام نوی نے لکھا ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر حلق راس کرنے اور موئے مبارک کی تقسیم کا یہ جو واقعہ پیش آیا اس وقت حلق اور راس کرنے والے حجام کون تھے ان کے نام کے سلسلے میں محدثین کا اختلاف ہے مشہور ہے کہ وہ

سے جلوہ بکھیر رہی ہوتی ہیں یعنی ان کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہے جہاں موئے مبارک جلوہ فرما ہوتے ہیں اس مقام پر پورا سال خوشبو محسوس ہوتی ہے۔

﴿درود مبارک پڑھنے سے
موئے مبارک جھوم اُٹھتے ہیں﴾

راقم الحروف نے الحمدللہ اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا جب بھی موئے مبارک کے سامنے پیارے آقا ﷺ پر دُرود پاک پڑھا جائے تو موئے مبارک جھومنے لگ جاتے ہیں۔ اور جس طرح پیارے آقا ﷺ کے جسم اطہر کا سایہ نہیں اس طرح آپ ﷺ کے موئے مبارک کا سایہ نہیں ہے۔

﴿سرکار دوعالم ﷺ نے اپنے عاشقوں کو موئے مبارک تقسیم فرمائے۔﴾

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ وادی منیٰ میں تشریف فرما ہوئے پھر جمرہ کے پاس تشریف لے جا کر رمی جمار کیا پھر منیٰ اپنی قیام گاہ پر تشریف لا کر قربانی کی پھر حجام سے فرمایا کہ دائیں طرف سے میرا سر مونڈنا شروع کرو۔ پھر بائیں جانب پھر آپ نے موئے مبارک لوگوں کے درمیان اپنے دست مبارک سے تقسیم فرمائے۔

اسی طرح دوسری روایت حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ جب رمی جمار اور قربانی فرما چکے تو حلق (سر مونڈنا) فرمایا حجام کی طرف اپنے سر مبارک کا دایاں حصہ کرتے ہوئے اسے مونڈنے کا حکم دیا

معمر بن عبداللہ العدوی تھے۔

تقسیم موئے مبارک کا یہ واقعہ بخاری اور ترمذی شریف میں بھی تقریباً اسی طرح ہے رسول اللہ ﷺ نے اَنس بن مالک کو حکم دیا کہ یہ موئے مبارک اپنی ماں اُمِّ سلیم کو بھی دینا ام سلیم ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی ہیں۔

﴿اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں۔﴾

رسول اللہ ﷺ نے وادی مِنٰی میں جب اپنا سر منڈایا تو انہوں نے اپنے ہاتھ سے اپنے سر کے دائیں حصے کو پکڑ کر اُسے منڈایا اور جب اس سے فارغ ہوئے تو مجھے کچھ موئے مُبارک دے کر فرمایا کہ اے اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ اپنی ماں اُمِّ سلیم کے پاس لے جا کر اُنہیں دے دینا ہمارے ساتھ یہ خصوصی عنایت لوگوں نے دیکھ کر آپ کے سر کے بائیں حصے کے مُونڈے جانے کے وقت ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش شروع کر دی کوئی کچھ موئے مبارک یہاں سے حاصل کر رہا ہے کوئی وہاں سے حاصل کر رہا ہے۔

حضرت ابوسلمہ کی روایت ہے محمد بن عبداللہ بن زید نے مجھ سے بیان

کیا کہ میرے والد پیارے آقا ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے حضور نے ضحایا تقسیم فرمائے اور انہیں اپنا موئے مبارک عنایت فرمائی

﴿الاصابہ﴾

محمد بن عبداللہ بن زید کا یہ بھی بیان ہے کہ وہ موئے مبارک مہندی اور وسمہ سے رنگا ہوا ہمارے پاس موجود ہے (طبقات ابن سعد جلد سوم)

پیارے اسلامی بھائیوں جب بھی پیارے آقا ﷺ کے موئے مبارک کی زیارت مُیسر آجائے اپنی سعادت سمجھتے ہوئے باوُضو ہو کر جھوم جھوم کر پیارے آقا ﷺ پر دُرود پاک کا نذرانہ پیش کرتے ہوئے زیارت کیجئے اور موئے مبارک کے طفیل اپنی حاجتیں طلب کریں۔ ان شاء اللہ عزوجل اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے محبوب ﷺ کے موئے مبارک کے صدقے تمام حاجتیں پوری فرمائے گا۔

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

۱۴۲۸-۳-۱۶ھ ربیع الاول شریف بمقام جامع مسجد فیضانِ عطّار متصل دربار حضرت بابا بخاری شاہ رحمتہ اللہ علیہ ٹھٹھہ سندھ بوقت ۱۲ بجکر ۱۷ منٹ ۲۰۰۷-۴-۶